بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

اِنَّ اللّٰہَ فَلَقَ صُبْحَ لَکُمْ وَقْتَ مَسِیْحَۃٍ وَمَا تَرَکَ صُبْرًا وَدَلَّہٗ

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

چہ گویم بالگر آئی چہ ہادر قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۱ | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بر وقت اشاعت اور مطبوعہ سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... ۵ تک ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جب کہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کے اخراجات کا زیر بار ہے اگر کبھی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جائے تو اخوت اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بناویں ... دیانتداری سے بجا لاوے

وہ الفاظ جن میں حضرت مسیح موعودؑ بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتویٰ ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا

جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا

پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بے خوف و بے گزند

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دیگا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں

ظاہر ہیں خود نشان کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں

اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی

وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلاوت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

خواں تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

مولا سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی

تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجیے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجیے

ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا

اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں؟
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟

باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں؟
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں؟

اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں!
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں؟

آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں؟
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں؟

تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ - یہ نظم کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ دسمبر ۱۳۰۶ و ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسے چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنی پوری معنوں کیساتھ

مدرسہ تعلیم الاسلام کیطرف سے
اعلان

مدرسہ تعلیم الاسلام سے امتحان مڈل مین امسال بارہ ۱۲ طالب علم بھیجے گئے تھے۔ جن مین سے نو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوئے ہین۔ اگرچہ اس سال بسبب کثرت بارش اور بیماری اور بعض دیگر وجوہات کے مدرسہ بہت عرصہ تک بند رہا۔ اور تعلیم کا انتظام خاطر خواہ نہ ہوسکا تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نتیجہ بہت عمدہ رہا ہے۔ سال گذشتہ مین اس مدرسہ سے چھ طالب علم امتحان مڈل مین بھیجے گئے تھے اور چھ ہی پاس ہو گئے۔ امسال پاس ہونے والون کے نام مفصلہ ذیل ہین

۱ مرزا عزیز احمد ولد خانصاحب مرزا سلطان احمد صاحب۔ ای۔ اے۔ سی

۲ عبد الغفار خان احمدی ولد خانصاحب انوار حسین خانصاحب رئیس شاہ آباد

۳ اقبال علی غنی احمدی۔ برادر فیض علی صاحب صابر

۴ سمیع اللہ خان احمدی۔ ساکن فیض اللہ چک

۵ راجہ محمد اسحٰق احمدی ہمشیرہ زادہ مرزا خدا بخش صاحب

۶ عبد الحق ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلارک محکمہ انہار۔ امرتسر

۷ عبد العزیز احمدی ساکن فیض اللہ چک

۸ قاضی عبد اللہ احمدی۔ ساکن ضلع گورداسپور

۹ عبد الغنی ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلارک محکمہ انہار امرتسر

جماعت چہارم ہائی ۱۵ مارچ سنہ ۶ء کو کھولی جاویگی

تمام طلباء کو چاہئے۔ کہ حتی الوسع تاریخ مقررہ پر پہنچ جاوین۔ تاکہ کسی کی پڑہائی مین ہرج نہ ہو

جو طلباء غیر مدارس سے یہان آنا چاہتے ہین۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ مدرسہ سے پہلے اپنا ڈسچارج سارٹیفکیٹ ساتھ لیکر آوین۔ کیونکہ یہ مدرسہ صاحب انسپکٹر محکمہ تعلیم کے معائنہ اور ملاحظہ کیلئے کھولا جاچکا ہے اسواسطے انٹر سکول رولس یعنی قواعد باہمی معاہدہ درمیان مدارس پنجاب زیر نگرانی صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم کی ضروری ہے

سب انسپکٹر بہادر مدارس نے اس مدرسہ کے متعلق ...

مفت اخبار

اخویم سید غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک افریقیہ کی طرف سے جسقدر رقم مفت یا نصف قیمت پر اخبار کی اجرا کے لئے وصول ہوئی تھی۔ وہ ۲۰۵ تاریخ تک پوری ہوچکی ہے۔ اور اس کے بعد جسقدر درخواستین مفت یا نصف قیمت کی دفتر مین آئی ہین۔ اُنپر سردست عمل درآمد نہین ہوسکتا۔ اب صرف عوض ۱۲ کے دس خریدارون کی گنجائش ہے۔ جو ہم نے اپنے دوست رحمت علی صاحب کی روح کو ثواب پہنچانیکی غرض سے تجویز کئے ہین۔ لہذا اس کیمتعلق درخواستین آنی چاہئین

توسیع اشاعت

البدر کی توسیع اشاعت کی لئے ایک حصہ کالم کا اسوقت تک کھولا جاتا ہے۔ جب تک کہ اسکی تعداد بفضل خدا ایک ہزار سے اوپر ہوجاوے۔ ذیل مین اُن احباب کا خصوصیت سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہون نے نومبر سنہ ۰۵ء سے لیکر اب تک اسکی اشاعت مین سعی فرمائی اور خریدار پیدا کئے۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دیوے اگرچہ ہمارے بعض مخلصین اس امر کو ناگوار جانینگے۔ کہ جس حالت مین انہون نے اس خدمت کو دینی خدمت جانکر حسبۃً للہ ادا کیا ہے۔ تو ان کا کیون اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن ہم صرف اس لئے اُن نامون کو درج کرتے ہین کہ الدال علی الخیر کفاعلہٖ کے مصداق ہوکر دوہرا ثواب ہر ایک کی نیت کیموافق ملے۔ اور آیندہ کیلئے بھی انشاء اللہ ہر ایک آنیوالے احباب کو یاد دہانی کیجاویگی اور قابل شکریہ یہ ہین۔

جناب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت	اٹاوہ
جناب مستری نظام الدین صاحب معمار	افریقیہ
جناب ممتاز علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	افریقیہ
جناب محمد علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	افریقیہ
جناب فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر	سہاوا
جناب عبد الغنی خانصاحب افسر فراشخانہ	پٹیالہ
جناب غلام محمد خانصاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر	بنون
جناب مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفی	
جناب مرزا عبد الکریم صاحب تاجر	مالیر کوٹلہ
جناب محمد نواب خانصاحب ثاقب	"
جناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب	راولپنڈی
جناب منشی نذیر الدین صاحب بہاہو	برہما
جناب چودہری مولا بخش صاحب	سیالکوٹ

قادیان مین ہولی

گذشتہ ہفتہ مین ہولی کا تیوہار قادیان مین بڑی دہوم دھام سے منایا گیا ہے۔ کئی دن تک بازار مین سہ پہر کے بعد کنچنی کا ناچ بھی ہوتا رہا ہے۔ ہمین یہ سنکر کمال افسوس ہوا۔ کہ قادیان کے سناتن دہرمی ہندو صاحبان نے چندہ جمع کر کے اس ناچ کا انتظام کیا ہے۔ افسوس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سناتن دہرمیون کے بر خلاف یہان ایک آریہ سماج ہے۔ جو کہ ہمیشہ چندی وغیرہ فراہم کر کے است امور کی اشاعت اور اُس کی تائید مین جلسے کرتی رہتی ہے۔ اور اس کے ممبر اکثر دوسری بڑی مقامات کی آریہ سماجک جلسون مین بھی شامل ہوتے رہتے ہین۔ لیکن آج تک ان سناتن دہرمیون سے یہ تو نہ ہوا۔ کہ ایک سناتن دہرم سبھا بناکر ہفتہ وار جلسہ کرتی اور اصلی حقیقت جو کچھ ان کے نزدیک ہے پیش کر کے آریون کو بخیال خویش راہ راست پر لانیکی کوشش کرتی۔ ہم نہیں جانتے کہ ایک کنجری کی ناچ سے اُن کے دہرم کی کیا تائید ہوسکتی ہے۔ جس کیلئے چندہ کیا گیا خیر مرچہ باداباد۔ اب بھی اُن کو کوشش کر کے ایک سناتن دہرم سبھا قادیان مین قایم کرنی چاہیئے۔ اور مشترکہ چندہ سے اگر ہفتہ وار نہ ہو تو ماہواری ایک رسالہ شایع کر کے اپنے دہرم کی خدمت گذاری کرنی چاہیئے۔ ہم اُمید کرتے ہین۔ کہ یہان کی بعض ذی فہم سناتن دہرم لاہور کی سناتن دہرم سبھا سے خط و کتابت کر کے ضرور اس کا اہتمام کرینگے اور خود لاہور کی سناتن دہرم سبھا کے ممبرون کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے رسائل یا اخبار بھیج کر یہان کی لیڈنگ سناتن دہرم لوگون کو خواب غلفت سے بیدار کرین اور ناحق ان لوگون کو آریون کا شکار نہ ہونے دیوین۔

احمدی جماعت کیخدمت مین دعا کی درخواست

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین عرصہ ایک سال سے ایک دینی امر کی فکر مین مبتلا ہون۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرا۔ جسمیں اُس فکر کی وجہ سے میری جان گداز نہیں ہوئی۔ چونکہ جماعت کی دعا مین برکت ہوتی ہے۔ اسلئے ملتمس ہون۔ کہ ایک دن کی نماز مین سب بھائی میرے لئے دعا کرین فقط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار قاضی یار محمد احمدی۔ بی۔ او۔ ایل متعلم ایم۔ او۔ ایل کلاس اورینٹل کالج لاہور

ملفوظات حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۹ صفحہ کالم)

یہ تو بیرونی حالت کا ذکر ہے اب اندرونی حالت اسلام کی دیکھ لو کہ فیوض اور برکات کا سرچشمہ علماء ہوتے ہین جنکی ذریعہ سے عام مخلوق ہدایت پاتی ہے ان کا یہ حال ہے کہ اگر غلطی کرتے ہون اور ان کو بتلائی جاوے تو اس کا تسلیم کرنا اور چھوڑنا ان کے لئے سخت مشکل ہوا ہوا ہے۔ حالانکہ فاسق اور متقی مین یہی فرق ہوا کرتا ہو کہ متقی کو جب غلطی کا پتہ لگ جاوے تو وہ اسے فوراً ترک کر دیتا ہے اور فاسق نہین کرتا ہر ایک شخص یا قوم کی غلطیان ایک حد تک معلوم ہو جاتی ہین مگر ان کی غلطیون اور خیانتون کا کوئی انتہا نظر نہین آتا ہے دعوے تو قرآن۔ حدیث۔ اور خدا پر ایمان کا ہی مگر ان کے آگے جب یہ پیش کیا جاوے اور کہا جاوے کہ غلطی چھوڑ دو تو ایکبات کا اثر نہین ہوتا۔ بھلا بتلاؤ کہ ایک مومن کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اس کے آگے قرآن شریف پیش کیا جاوے احادیث پیش کی جاوین۔ نشانات پیش کئے جاوین۔ علاوہ اس کے عقل بھی کام کی شے ہے اس سے بھی نیک و بد کی تمیز ہوتی ہے اس سے بھی سمجھایا جاوے مگر ان کو کسی سے فائدہ نہین پہونچتا۔ مثنوی مین مولانا روم نے ایک قصہ لکھا ہے کہ ایکدفعہ حضرت عیسی علیہ السلام بھاگے جاتے تھے کسی نے آواز دیکر پوچھا حضرۃ ایسے کیون بھاگ رہے ہو فرمایا کہ جاہلون سے بھاگ رہا ہون اس نے کہا جس اسم اعظم کے ذریعے سے معجزات دکھاتے ہو وہی ان پر بھی پڑھکر پھونک دو۔ کہا کہ کئی مرتبہ پھونک چکا ہون مگر ان پر اس کا بھی اثر نہین ہے اسیطرح ان لوگون مین جہالت کا یہان تک اثر ہے کہ عقل حیران ہے۔ قرآن دانی وحدیث دانی دعوے تو ہے مگر جب وہ پیش کئے جاوین تو ایسے...... انکار کرتے ہین جیسے ہندو اور عیسائی۔ خود بھی کمبخت حق سے دور رہتے ہین اور اور لوگون کو بھی دور رکھتے ہین

یہ ایسا زمانہ ہے کہ خدا تعالی تو فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مگر یہان معاملہ برعکس ہے اور اب جب کہ کاروبار ہی منقلب ہوا ہے تو عذاب کی ضرورۃ ہی وہ تقوی جو آنحضرۃ صلعم کے وقت تھی اب اس کا نام ونشان بھی نظر نہین آتا ایک بازار مین کھڑے ہوکر دیکھو جس قدر مخلوق نظر آوے گی دنیا کے لئے سرگردان ہوگی ہمارا یہ منشا ہرگز نہین ہے کہ تجارت وغیرہ ذرائع معاش کو ترک کر دیا جاوے اور نہ ہم ان باتون سے کسیکو منع کرتے ہین ہم تو یہ چاہتے ہین کہ ان سب کامون کو خدا کی اطاعت اور اپنے دین کو محفوظ رکھنے کی نیت سے کیا جاوے۔ بیوی بچون کی خدمتگذاری وغیرہ سب اسی نیت سے کیجاوے تو وہ دین ہی ہوتا ہے مگر آج کل یہ سب کام صرف دنیا کے لئے کئے جاتے ہین خدا کے احکام کی تو پرواہ ہی نہین ہے۔ اولاد کی خواہش اس لئے کیجاتی ہے کہ میرے باغات۔ زمین۔ اور املاک کا کوئی وارث ہو۔ اور کبھی پھر اس سے محروم بھی رہتے ہین لیکن اگر واجعلنی للمتقین اماما کی نیت سے اولاد طلب کی جاوے تو خدا قادر ہے کہ زکریا کی طرح اسے اولاد بھی دیوے۔ لوگ یہ نہین سمجھتے کہ جب ہم مر گئے تو پھر اس سے ہمین کیا کہ شریک وارث ہو یا کوئی اور۔ غرضیکہ اب یہ اسلامی معرفت رہ گئی ہی حالانکہ خدا کا حکم کہین ایسا نہین ہے کہ تم اپنی املاک کی حفاظت کے لئے اولاد کی خواہش کرو۔

مومن جو کچھ طلب کرتا ہے اگرچہ وہ دنیاداروں کی حد تک ہی کیون نہ ہو لیکن وہ سب دین ہوتا ہے۔ خوراک اس لئے نہین کھاتا کہ موٹا ہو بلکہ جیسے یکہ بان راستہ مین گھوڑے کو اس لئے نہاری دیتا ہی کہ منزل طے ہو اسیطرح یہ بھی نفس کو خدا کی اطاعت پر تقویت دینے کے لئے کھاتا ہے کیونکہ جیسے اورون کا حق ہی ویسے نفس کا بھی ہے اگر اس کی رعایت نہ کی جاویگی تو مر جاویگا اور کام نہ دے سکیگا اسیطرح ہر ایک آسائش جو مومن کو مطلوب ہوتی ہے اس سے اصل مدعا ہی ہوتا ہے اور اس کا ہر ایک فعل خواہ جاہل کی نظر مین نکتہ چینی ہو لیکن خدا کے نزدیک عبادۃ مین داخل ہوتا ہے اور اس کے ان کامون کا ثواب اسے ویسا ہی ملتا ہے جیسے نماز کا ثواب۔ اگر روٹی اس لئے کھاؤ گے کہ کلوا کا حکم ہے اور پانی اس لئے پیو گے کہ اشربوا کا حکم ہے تو جو ثواب تم کو کھانے پینے کا ملیگا وہ دوسرے غافل آدمی کو نماز کا نہ ملیگا کیونکہ وہ خدا کے حکم سے اور اس کی منشاء کے مطابق نماز نہین پڑھتا اسی لئے خدا نے ایسے نمازیون پر ویل کا لفظ بولا ہے فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون۔

کل اوامر کے بجالانیکا ثواب ملتا ہی جس قدر کامونکو خدا کے حکم سے اور ان کے مواقف کریگا ان سب کا اجر پاویگا (اس لئے چاہئے کہ ہر ایک کام کرنے سے پہلے ہم دیکھ لیوین کہ اس کام کے کرنے کا حکم خدا تعالی کی پاک کتاب مین ہے کہ نہین اس لئے قرآن شریف پر وسیع نظر کی ضرورۃ ہے نیز اس کی کہ اس کے معانی انسان کو علم ہو اور یہ کثرۃ تلاوۃ اور غور اور تدبر سے حاصل ہوتا ہی یا نیکون کی صحبت اختیار کرنے سے خدا تعالی مجھے اور آپ کو اس کی توفیق عطا کرے اور ان اوامر کے بجالانے مین آسانی) (ایڈیٹر)

ورنہ باقی امور پر جو ریا وغیرہ کے لئے کئے جاتے ہین اگرچہ بظاہر ان کی صورت اوامر کے مطابق ہوتی ہے عذاب اور ویل ہین۔

اب یہ زمانہ ہے کہ اس مین ریاکاری۔ عجب۔ خود بینی تکبر۔ نخوت۔ رعونت وغیرہ صفات رذیلہ تو ترقی کر گئے ہین اور مخلصین لہ الدین وغیرہ صفات حسنہ جو تھے وہ آسمان پر اٹھ گئے۔ توکل۔ تفویض وغیرہ سب باتین کالعدم ہین۔ اب خدا کا ارادہ ہے کہ ان کی تخم ریزی ہو وہ بھی ومیت ہے اب اس نے کئی صیغے جاری کر دئے ہین ایک طرف ایک وقت مامور کو ارسال کیا ہے ایک طرف اتمام حجت ہو گئی ہے اب وہ زمانہ جاہل سکھون کا نہین ہے ایک طرف آسمان نشانون سے اتمام حجت کر رہا ہے جیسے کہ ہم نے نزول مسیح مین ان کی ایک فہرست دی ہے تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری ہے کہ طاعون شروع ہے جو ان لوگون کے آباؤ اجداد نے بھی نہ دیکھی تھی لیکن ابھی تک توجہ نہین ہے تاہم خدا کا بڑا فضل ہے کہ بعض سعید لوگ بھی نکلتے آتے ہین اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہے مگر تاہم کوئی ہفتہ ایسا نہین گذرتا کہ بیعت کے خط نہ آتے ہون پس کچھ طاعون لے گی کچھ سمجھ جاوین گے اور اس طرح پر خدا کا کام ہو کر رہیگا۔

اس مقام پر جناب محمد ابراہیم خان صاحب بن حاجی موسی خان برادر زادہ خان بہادر مراد خان مرحوم نے کراچی (علاقہ سندھ) کا ذکر کیا کہ وہان کے لوگ بہت غافل ہین اور ان کو ان باتون کا علم ہی نہین ہے اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا

کہ مطلق جاہل سے انسان گھبرا جاتا ہے بہرحال کچھ تو پڑھے لکھے وہان ہین اور انگریزی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اگرچہ انگریزون کی تعلیم کا مضر اثر کتنا ہی کیون نہ ہو مگر تاہم یہ فائدہ ضرور ہے کہ ان مین [illegible] کے سمجھنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور ہمین ایسے ہی آدمیون کی ضرورت ہے رفتہ رفتہ پیدا ہو ہی جاوین گے وحشی لوگ جنکو کھانے پینے کے سوا اور کوئی کام نہین ہے ان سے انسان کیا کلام کر سکتا ہے۔ اس تعلیم یافتہ گروہ پر اگرچہ دنیا کا حجاب ہے مگر تاہم سعید فطرۃ لوگ سمجھ سمجھ کر ہماری طرف آ رہے ہین اب ہماری جماعت کا ایک حصہ انہی مین سے ہے ہم خود تو کیسی کو یہان بیٹھے ہوئے بلا نہین رہے آخر خود ہی سمجھ کر آ رہے ہین غرضیکہ فہم اور عقل والی پر بڑی امید ہوتی ہے نرے ڈنگر (بیل) سے انسان نے کیا بات کرنی ہے۔

لوگون کو کچھ ملاؤن نے خراب کیا ہے۔ کچھ جاہل فقیرون نے اور بعض لوگ لنگوٹی پوشون کے معتقد ہوتے ہین کچھ ہی کیون نہ ہو خدا کا کام رکا نہین کرتے اگر ایک شخص زمین پر باغ بناتا ہے تو اول دیکھ لیتا ہے کہ باغ

کے قابل زمین ہے کہ نہیں۔ اگر اُسے بنجر پاتا ہے نوصان کرتا اور پھوڑتا اور ڈھیلون کو توڑتا تاڑتا ہے تب باغ بنتا ہے پس وہ مالک الملک جوکہ اب یہ باغ طیار کرنے لگا ہے آخر اس نے دیکھ لیا ہوگا کہ کچھ سعید طبائع بھی ہین اسی تعلیم کی برکت سے کئی لوگ ہماری کتب کو دیکھکر ہدایت پاگئے ہین حالانکہ ابتدا مین سخت مخالف تھے۔

ایک عقلمند بیشک گھبراہٹ مین پڑتا ہے کہ صلیبی فتنہ اور کارروائیان حد درجہ تک ترقی کرچکی ہین ان کی کتابین دور دور تک پھیل گئی ہین۔ مجموعی حالت مین ان کی جان توڑ کوششون کو دیکھا جاتا ہے تو ناامیدی ہوجاتی ہے کہ الٰہی ان کا استیصال کیسے ہوگا اور صفحہ زمین پر توحید کیسی پھیلے گی کیا سلسلہ اسلام کے ضعف کے موجب نہین اور صلیب کا زور ہے مگر ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ خداتعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کا ارادہ ہوکر رہتا ہے الم تعلم ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ صرف ایک ہی بات ہے جو بھروسہ دلاتی ہے اگرچہ کیسے ہی مشکلات آپڑین اور عقل فتوے دیوے کہ اب اسلام دوبارہ قائم نہین ہوسکتا لیکن مین اس بات کو نہین مانتا۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے تو کرکے رہتا ہے اس قسم کی رائین ہمیشہ ہوتی رہتی ہین اور غلط بھی ثابت ہورہی ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ مین مبعوث ہوئے کیا ان کی نسبت اہل الرائے کی یہ رائے تھی کون تھا جو یقین کرتا کہ ایک غریب (آنحضرت صلعم) کے پاس نہ قوت نہ شوکت نہ فوج نہ مال ہے اور ہر طرف مخالفت ہے وہ کامیاب ہوکر رہیگا اور جو وعدے فتح اور نصرت اور اقبالمندی کے وہ دیتا ہے پورے ہوکر رہین گے مگر باوجود اس ناامیدی کے پھر کیسی امید بندھ گئی اور تمام وعدے پوری ہوگئے الیوم اکملت لکم دینکم کی گواہی ملگئی اور پھر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح کی سورۃ نازل ہوئی ایسے ہی ممکن ہے کہ کوئی ہماری جماعت کا یہ خیال کر بیٹھے کہ اس صلیبی جال کا ٹوٹنا محال ہے مگر مین سناتا ہوں کہ خدا سب کچھ کرسکتا ہے ابھی اس کے پاس بہت سی راہین ہون گی جن سے یہ فتنہ مٹیگا اور ان کا ہمین علم نہین۔ ہمارا اس بات پر ایمان چاہئے کہ اس کے وعدے برحق ہین اگر تمام اسباب اس کے منافی نظر آوین پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے اگر ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ نہ ہو پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے۔ وعدہ اس کا کمزور ہوسکتا ہے جس کی قدرت اور اختیار کمزور ہو ہمارے خدا مین کوئی کمزوری نہین ہے وہ بڑا قادر ہے اور اس کی حرکت جاری ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اسی ایمان کو ہاتھ مین رکھے بعض وقت جماعت پر ابتلا بھی آتے ہین اور تفرقہ پڑجایا کرتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلعم کے صحابہ۔ مکہ۔ مدینہ۔ حبش کی طرف منتشر ہوگئے تھے لیکن آخر خداتعالیٰ نے ان کو پھر ایک جا جمع کردیا۔ ابتلاء اس کی سنت ہے اور ایسے زلزلے آتے ہین کہ متیٰ نصر اللہ کہنا پڑتا ہے اور بعض کا خیال اسطرف منتقل ہوجاتا ہے کہ ممکن ہے وہ وعدے غلط ہون مگر انجام کار خدا کی بات سچی نکلتی ہے

یہ سلسلہ اپنے وقت پر آسمان سے قائم ہوا ہے اگر اور سب دلائل کو نظرانداز کردیا جاوے تو صرف وقت ہی بڑی دلیل ہے صدی سے ۲۰ سال بھی گذر گئے خدا کا وعدہ قرآن شریف اور احادیث مین ہے کہ وہ مسیح صلیبی فتنہ کے وقت پیدا ہوگا اب ان فتنون کا زور دیکھو رپورٹون سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۰ لاکھ مرتد موجود ہے حالانکہ اس سے پیشتر اگر اہل اسلام مین ایک مرتد ہوتا تو قیامت آجاتی کیا اس وقت بھی خدا خبر نہ لے۔ پھر عملی حالت کو دیکھو لوگ کس قدر ردی ہے نام کو تو مسلمان ہین مگر کرتوت یہ ہے کہ بھنگ چرس وغیرہ نشون مین مبتلا ہین کیا اب بھی وقت نہین ہے۔ عیسائی لوگ بھی منتظر ہین اور یہی وقت بتلاتے ہین اہل کشف نے بھی یہی لکھا ہے قرائن و علامات بھی اسی کو بتلا رہے ہین اگر اس وقت خدا خبر نہ لیتا تو دنیا مین یا ضلالت ہوتی یا عیسویت جو قرآن پر اور اللہ پر ایمان لاتا ہے اُسے ماننا پڑتا ہے لیکن جو یہود کی طرح وقت کو ٹالنے والے ہین وہ محروم رہتے ہین پھر ایک دلیل سواد اعظم کی پیش کرتے ہین کہ وہ برخلاف ہے نادان اتنا نہین جانتے کہ مصلح تو اسی وقت آتا ہے جب لوگ بگڑ جاوین۔ اب بگڑے ہوؤن کا اتفاق اور شہادت کیا حکم رکھتی ہے پیغمبر خدا صلعم فرماتے ہین کہ مین مسیح کو معراج مین مردون مین دیکھ آیا ہون اور پھر قرآن شریف سے وفات ثابت ہے پس آنحضرت کا فعل اور خدا کا قول دونون سے وفات ثابت ہے یحییٰ ع تو مرچکے ہین ان کے ساتھ ہی آنحضرت صلعم نے حضرت عیسےٰ کو دیکھا ہے پس اتنی دیر تک جو مردہ کے پاس بیٹھا رہا وہ کیسے زندہ ہوسکتا ہے علاوہ ازین خدا فرماتا ہے کہ بلا نظیر کے کوئی بات قبول نکرو۔ آنحضرت صلعم کی رسالت کے لیے اس نے نظائر پیش کئے مسیح کے حیات کے لئے بھی کوئی نظیر ہونی چاہئے تھی یہ زمانہ اسلام کی بہار کا ہے اگر ہم چپ بھی کرین تو خدا باز نہ آویگا اور اصل مین ہم کیا کرتے ہین وہ تو سب کچھ خدا ہی کر رہا ہے۔ ہم تو صرف اسی لئے بولتے اور لکھتے ہین کہ تو اب ہو اب اس کے فضل کا دروازہ کھل گیا ہے اور خدا نے جو ارادہ کرلیا ہے وہ ہوکر رہیگا دیکھو نہ ہماری وعظ ہین نہ لیکچرار ہین نہ انجمنین ہین

مگر جماعت ترقی کررہی ہے۔ ہزارون نے صرف خواب کے ذریعہ سے بیعت کی۔ کوئی ان کو بتلانے اور سمجھانیوالا نہ تھا آخر خدا نے دستگیری کی کیا ہماری طاقت تھی کہ ہم یہ سب کچھ کرلیتے یہ اسی کا ہاتھ ہے جو کررہا ہے صدق ایسی شئے ہے کہ انسان کے دل کے اندر جب گھر کرجاوے تو اس کا نکلنا مشکل ہے جو لوگ ہمارے عقائد کو بعد تحقیق قبول کرلیتے ہین تو جان سے زیادہ ان کو عزیز جانتے ہین ایک نمونہ مولوی عبداللطیف ہین کہ ہزارون مرید رکھتے تھے ریاست ان کی تھی دولت بھی بے شمار تھی شاہی دستار بند تھے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر موت قبول کی کیا یہ قوت اور برکت جھوٹ مین ہوسکتی ہے کیا بجز سچائی کے اور بھی کسی مین یہ طاقت ہے یہان اپنجاب مین بھی بہتیرے لوگ ہین کہ صرف ایمان کے لئے تکلیف دئے جاتے ہین۔ قوم برادری اور گاؤن والے ان کو طرح طرح کی اذیت صرف اس لئے دیتے ہین کہ اونہون نے سچ کو قبول کیا ہے پس اگر خدا دلون مین نہین ڈالتا تو وہ ان مصائب کو کیونکر برداشت کرتے ہین یہان تک کہ حقیقی باپ اور بھائی بھی ان لوگون سے الگ ہوجاتے ہین بعض ایسے ہین کہ ۲ روز محنت کرکے کماتے ہین اور اس مین سے۔ ہمین چندہ دیتے ہین تہجد پڑھتے ہین نمازون کے پابند ہین خدا کے آگے تضرع اور ابتہال کرتے ہین اب سوائے اس کے کہ خداتعالیٰ ان کو نور ایمان عطا کرے اور دلون مین صدق ڈالے یہ سب کچھ کب حاصل ہوسکتا ہے۔

دیکھنے اور سمجھنے کے لئے تو ایک نشان کتاب براہین ہی بس ہے جیسے کہتے ہین کہ حرفی بس است اگر درخانہ کس است سمجھدار آدمی کے لئے ایک ہی بات کافی ہوتی ہے خداتعالیٰ نے عمر کا وعدہ دیا بتلاؤ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مین اتنے برس ضرور زندہ رہون گا پھر جتنے وعدے براہین مین تھے ان مین سے اکثر پوری ہوگئے ہین اور کچھ ابھی باقی ہین اگر انسان کا کاروبار ہوتا تو اس قدر نصرت کب شامل حال ہوسکتی اور وہ وعدے اگر خدا کی طرف سے نہ تھے تو کیسے پورے ہوکر رہتے پس وقت کو۔ زمانہ کو۔ ضلالت کو۔ اندرونی اور بیرونی حالت کو دیکھو تو خود پتہ لگ جاتا ہے۔ مخالفون سے ہم ناراض نہین ہین۔ کیونکہ راستی کا مقابلہ جان توڑ کر ہوا کرتا ہے آنحضرت صلعم کا دیکھو کس قدر مقابلہ ہوا لیکن کیا مسیلمہ کی بھی مخالفت ہوئی۔

۲۲ فروری ۱۹۰۶ء بوقت شب

اس سے قبل ہم ناظرین کو بتلا چکے ہیں کہ سید تفضل حسین صاحب نے جب شام کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نیاز حاصل کی تو مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں زبان مبارک سے بیان فرمانے کی درخواست کی تھی ذیل میں وہی تقریر درج کی جاتی ہے

مقدمات کی نسبت آپ نے فرمایا کہ یہ ایک جانب اللہ ابتلا تھا جو کہ پیش آ گیا سنت اللہ اسیطرح ہے کہ ماموریں کی زندگی یونہی اسیطرح آسائش سے نہیں گذرتی کہ وہ دنیا میں بیکار رہیں پھر آپ نے مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ان لوگوں کے اعمال اور ممبروں پر چڑھ چڑھ کر خطبے پڑھنے سے ہمیں تعجب آتا ہے کہ آخر ان کے اعمال کا نتیجہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال پر بھی زنگ ہوتا ہے جس سے انسان کے صحیح عقائد بھی نظر نہیں آ سکتے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ کتاب اللہ جسکا ایک ایک لفظ یقینی ہے وہ وفات مسیح کو بیان کرتی ہے احادیث کا اجماع بھی یہی ہے اگر کوئی زندہ ہوتا تو صحابہ کو اس سے بڑھکر اور کیا رنج ہوتا کہ صاحب شریعت سرور انبیاء آنحضرۃ صلعم تو زمین میں مدفون ہوں اور ایک نبی جو کہ صاحب شریعت نہیں اور موسوی شریعت کا تابع وہ آسمان پر زندہ موجود ہو اور اس امت کو اختلاف مٹانے اور فیصلہ کرنے کے لئے وہی آسمان سے اترے اب پوچھو کہ خاتم الانبیاء کون ہوا حضرۃ مسیح یا آنحضرت صلعم۔ مگر کبھی بھی یہ لوگ جواب نہیں دیتے تو معلوم ہوا کہ شامت اعمال سے تقویٰ تو نہیں رہی تھی عقل سلیم بھی انہیں نہیں رہی۔ دنیوی عقل کے لئے تقویٰ کی ضرورت نہیں ہے مگر دین سمجھنے کے لئے ضرورت ہے اس لئے یہ لوگ دین کی باتوں کو بھی نہیں سمجھتے خدا تعالیٰ اسی کی طرف اشارہ کر کے فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون یعنی اندر گھسنا تو درکنار مس کرنا بھی مشکل ہے جب تک انسان متقی نہ ہووے۔

احادیث میں متکلم ہے قرآن میں متکلم ہے۔ پھر بغیر نظیر کے کوئی بات نہیں مانی جاتی۔ عیسائیوں نے جب مسیح کے بن باپ ہونے سے اس کی خدائی کا استدلال کیا تو خدا تعالیٰ نے نظیر بتلا کر ان کی بات کو رد کر دیا فرمایا ان مثل عیسیٰ کمثل آدم کہ اگر بن باپ ہونے سے انسان خدا ہو سکتا ہے تو آدم کی تو ماں بھی نہ تھی اسے خدا کیوں نہیں مان لیتے۔ پس جب نصاریٰ کی اس بات کو خدا نے رد کر دیا تو اگر مسیح بھی واقعی آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی اسے خدائی کی دلیل گردانتے تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی رد کرتا اور چند ایک نظائر پیش کرتا کہ فلاں فلاں اور نبی زندہ آسمان پر موجود ہیں ہر ایک پہلو سے ان لوگوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اب یہ لوگ مصداق صم بکم عمی کے ہیں بھلا دیکھو تو جس حال میں کہ میں زندہ موجود ہوں کیا یہ ان کا حق نہ تھا کہ مجھ سے آ کر سوال کرتے پوچھتے اور اپنے شکوک وشبہات پیش کرتے میں نے بارہا لکھا کہ ان کے اخراجات سفر دینے کو میں طیار رہوں یہاں آویں مکان بھی دوں گا حتی الوسع مہمان نوازی بھی کروں گا لیکن یہ لوگ ادھر رخ نہیں کرتے ہمیں کہتے ہیں کہ قرآن سے باہر ہیں حالانکہ قرآن ہی نے تو ہمیں اس کوچے میں کھینچا ہے صرف فرق اتنا ہے کہ ہمیں قرآن کے معنے وحی نے بتلائے ہیں اس کے ہوتے ہوئے دیدہ دانستہ کیسے اپنی آنکھوں کو پھوڑ لیں؟

خدا تعالیٰ کا یہ فرض تھا کہ اگر عیسائی لوگ مسیح کی خدائی کے لئے خصوصیت پیدا کریں تو وہ اس کا رد کرتا جیسے آدم کی مثال بیان کی کیا خدا کو اس خصوصیت کا علم نہ تھا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے پھر اس کا اس نے کیوں رد نہ کیا اسطرح سے قرآن پر حرف آتا ہے اگر مسیح آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی لوگ اس سے خدائی کی دلیل پکڑتے تو خدا ضرور بیان کرتا کہ فلاں فلاں انبیاء بھی آسمان پر زندہ موجود ہیں اس سے کوئی خدا نہیں بن سکتا جبکہ چالیس کروڑ انسان اسے آگے ہی خدا مانکر گمراہ ہو رہے ہیں تو تم نے ان کے ساتھ ملکر اور ہاں میں ہاں ملا کر اس کی خدائی پر اور مہر لگا دی اس کا باعث صرف ان لوگوں کی بدعملی ہے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور۔ اور ایک ایک روپیہ لے کر فتوے بدل دیتے ہیں اندرونی راستبازی بالکل نیست ونابود ہو گئی اور اب نہ۔۔۔ حدیث شریف کے موافق بالکل یہودی ہو گئے ہیں یہ امید تو ہے نہیں کہ یہ لوگ ان سچائیوں کو مانیں ہاں ان کی ذریت اگر مانے تو مانے

اس کے بعد آپ نے مقدمات کا تذکرہ کیا کہ ان کی ابتدا کیونکر ہوئی۔ کسطرح اول کرمدین نے مولوی عبدالکریم صاحب کو بذریعہ خطوط اطلاع دی کہ مہر علی شاہ نے فیضی متوفی کی کتاب سے سرقہ کیا ہے اس کی اطلاع پر کتاب نزول مسیح لکھی گئی پھر اس نے اپنے خطوط کے برخلاف ایک مضمون سراج الاخبار میں لکھکر سب وشتم کیا اور ان کو اپنی طرف منسوب کرنے سے انکاری ہوا۔ اس طرح سے ہمارا چلتا کام بند ہو گیا تنگ آ کر حکیم صاحب نے دعویٰ کیا پھر کرمدین نے جہلم میں ہم پر ایک مقدمہ کیا وہ بڑا خطرناک مقدمہ تھا اس کے متعلق میں نے اول ہی خوابات دیکھی تھی جو کہ شائع ہو چکی ہوئے تھے اور قبل از وقت اس میں کامیابی کی خبر بھی خدا سے پا کر ہم نے شائع کر دی تھی اس میں ہمیں کامیابی ہوئی پھر کرمدین نے خود ہم پر استغاثہ دائر کیا وہ مقدمات ابھی چل رہی ہیں۔ منصف حاکم کو تو خود خبر نہیں ہوتی کہ انجام کار مقدمہ کی کیا صورۃ ہو گی۔ ہماری تائید تو ہمیشہ خدا سے ہوتی ہے ورنہ جمہوری طور پر تو حکام کا میلان ہماری طرف کم ہی ہوتا ہے اور سوائے پروردگار کے اور کس کی ذات ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جا سکے زمین پر کیسے ہی آثار نظر آویں مگر بار بار جو حکم آسمان سے آتا ہے کہ نزی نصر من عند اللہ وہ آخر ہو کر رہیگا

نگر کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

۲۳ فروری ۱۹۰۶ء بوقت شب

تنعم اور آرام کی زندگی خدا سے قطع تعلق کرتی ہے

مقدمہ کی موجودہ صورت پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ایک ابتلا ہے کوئی مامور نہیں آتا جس پر ابتلا نہ آئے ہوں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قید کیا گیا اور کیا کیا اذیت دی گئی۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک ہوا آنحضرت صلعم کا محاصرہ کیا گیا مگر بات یہ ہے کہ عاقبت بخیر ہوتی ہے اگر خدا کی سنت یہ ہوتی کہ ماموریں کی زندگی ایک تنعم اور آرام کی ہو اور اس کی جماعت پلاؤ زردہ وغیرہ کھاتی رہے تو پھر اور دنیا داروں میں اور ان میں کیا فرق ہوتا پلاؤ زردے کھا کر حمداً للہ وشکراً للہ کہنا آسان ہے اور ہر ایک بے تکلف کہہ سکتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے جب مصیبت میں بھی وہ اسی دل سے کہے۔ ماموریں اور ان کی جماعت کو زلزلے آتے ہیں ہلاکت کا خوف ہوتا ہے طرح طرح کے خطرات پیش آتے ہیں کذلوا کے یہی معنے ہیں دوسرے ان واقعات سے یہ فائدہ ہے کہ کچوں اور پکوں کا امتحان ہو جاتا ہے کیونکہ جو کچے ہوتے ہیں ان کا قدم صرف آسودگی تک ہی ہوتا ہے جب مصائب آئے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

میرے ساتھ یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک ابتلا نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ ان کو ابتلا میں ڈالے جیسے کہ وہ فرماتا ہے بشر المومنین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یعنی ہر ایک قسم کی مصیبت اور دکھ میں ان کا رجوع خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت اختیار کرتے ہیں خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کو لذیذ ہوتے ہیں مگر انجام کچھ نہیں ہوتا رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلا میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً کسی کے اگر آنحضرت صلعم کی گرفتاری کا حکم نہ دیتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا اور اگر مکہ والے لوگ آپ کو نہ نکالتے تو فتحنا لک فتحا مبینا کی آواز کیسے سنائی دیتی۔ ہر ایک معجزہ ابتلا سے وابستہ ہے غفلت اور عیاشی کی زندگی کو خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے کامیابی پر کامیابی ہو تو تضرع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہیں ہے حالانکہ خدا تعالیٰ اسی کو پسند کرتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ دردناک حالتیں پیدا ہوں

اس کے بعد عالیجناب محمد ابراہیم خان صاحب بن موسیٰ خان صاحب برادر زادہ مراد خان صاحب مرحوم آمدہ از کراچی اور خانصاحب گلزار خان اور دیگر چند ایک احباب نے بیعت کی بعد بیعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

ضروری نصیحت یہ ہے کہ ملاقات کا زمانہ بہت تھوڑا ہی خدا معلوم بعد جدائی کے دوبارہ ملنے کا اتفاق ہو یا نہ ہو یہ دنیا ایسی جگہ ہے کہ دم کا بھروسہ نہیں ہے اگر رات ہے تو کل کے دن کی زندگی کا علم نہیں ہے اگر دن ہے تو رات کی زندگی کی خبر نہیں اسی لئے سمجھنا چاہیئے کہ

اس سلسلہ کے دو حصہ ہین

ایک حصہ تو عقائد کا ہے مختصراً یاد رکھو کہ جو بدعات ان مین حال کے لوگون یا درمیانی لوگون نے ملا دئے ہین ان سے پرہیز کیا جاوے یہ تصرف اسی قسم کا ہے کہ کچھ تو بدعات تک رہا ہے اور کچھ اس سے بڑھکر شرک ہو گیا ہے جیسے عیسیٰ ؑ کو ایک خاص خصوصیت کل بنی نوع انسان تو انبیاء و رسل سے دی جاتی ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے باہر رکھا جاتا ہے جس سے آپکی بڑی توہین لازم آتی ہے حالانکہ آپ خاتم الانبیاء ہین اور جب عائشہ رضؓ سے پوچھا گیا کہ آپکے اخلاق کیا ہین تو اس نے کہا قرآن شریف آپکا خلق ہے جیسے عیسائی لوگ مسیح کی تعظیم اور آنحضرت صلعم کی توہین کرتے ہین ویسے ہی آجکل کے مسلمان بھی کرتے ہین فرق یہ ہے کہ وہ مسیح کو خدا بناتے ہین اور یہ خدا کے برابر اسے قرار دیتے ہین جیسے ایک میت پڑی ہوئی ہو تو ایک شخص تو اُسے مردہ کہیگا دوسرا مردہ نہ کہے بلکہ مردہ والے صفات سب اس مین تبلاوے۔ مسیح کے بارے مین اس قدر غلو کیا گیا ہے کہ گویا عیسائیون کے ساتھ ہاتھ ملا دیا ہے وہ توحید جو آنحضرت صلعم لائے اس کا نام تک ان مین نہین رہا۔ صلیبی مذہب کس زور سے پھیل رہا ہے جس کا ذکر مین نے ابھی چند دن ہوئے کیا تھا پس جب یہ حال ہے تو عقائد کی درستی بہت ضروری شئے ہے۔ سچا۔ صحیح اور خدا کی مرضی کے موافق یہی مسئلہ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہین اور اگر وہ زندہ ہے تو قرآن شریف باطل ٹھہرتا ہے آنحضرت صلعم کی شہادت جو بہت ہی قابل قدر ہے یہ ہے کہ آپ اُسے اموات مین یحیےٰ کے پاس دیکھ آئے اگر ان کی روح قبض نہین ہوئی تھی تو دوسرے عالم مین کیسے چلے گئے۔ قیام توحید کے لئے یہ مسئلہ بہت ضروری ہے کہ مسیح فوت ہو گئے اور جو اسے پوری یقین سے نہین مانتا خطرہ ہے کہ وہ کہین عیسائیت سے حصہ نہ لے یا ایکدن عیسائی ہی نہ ہو جاوے۔ انسان اسیطرح مرتد ہوا کرتا ہے کہ ایک ایک جزو چھوڑتا ہوا آخر کار کل چھوڑ دیتا ہے۔ دوسرے عقائد مین بہت اختلاف نہین ہے صرف یہی عظیم الشان بات ہے جو خدا نے تبلائی ہے کہ مسیح ؑ فوت ہو گیا ہے۔

جو لوگ اس بارہ مین ہماری مخالفت کرتے ہین ان کے ہاتھ مین بجز اقوال کے اور کچھ نہین ہے اگر وہ کہین کہ قرآن کے مخالف احادیث مین نزول کا لفظ موجود ہے تو جواب ہے کہ اول تو وہان من السماء نہین لکھا کہ وہ ضرور آسمان پر ہی آوے گا دوسرے احادیث تو متکلم سے بھی بھری پڑی ہین نزول اصل مین اکرام اور جلال کا لفظ ہے خود آنحضرت صلعم نے اُسے اپنے لئے استعمال فرمایا ہے حتیٰ کہ احادیث مین تو دجال کے لئے بھی نزول کا لفظ آیا ہے پھر کیا یہ سب آسمان سے آئے یا آوین گے۔ قرآن شریف سے یہی ثابت نہین ہوتا کہ مسیح دوبارہ نہ آویگا بلکہ یہ بھی کہ وہ مرگیا جیسا کہ آیت فلما توفیتنی تبلا رہی ہے ٭

دوسرا حصہ یہ ہے کہ انسان صرف عقائد سے ہی نجات نہین پاتا بلکہ اس کے ساتھ اعمال صالحہ کا ہونا بھی ضروری ہے خدا نے اس بات پر ہی کفایت نہین کی کہ انسان کے لئے صرف لا الٰہ الا اللہ منہ سے کہدینا ہی کافی ہو ورنہ قرآن شریف اس قدر ضخیم کتاب نہ ہوتی ایک فقرہ ہی ہوتا۔

عقائد کی مثال ایک باغ کی ہے جس کے بہت عمدہ پھل اور پھول ہون اور اعمال صالحہ وہ مصفّیٰ پانی ہے جس کے ذریعے سے اس باغ کا قیام اور نشوونما ہوتا ہے ایکباغ خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا کیون نہ ہو لیکن اس کی آبپاشی اگر عمدہ نہ ہو تو آخر خراب ہو جاوے گا۔ اسیطرح اگر عقیدہ کتنا ہی مضبوط کیون نہ ہو لیکن عمل صالح اگر اس کے ساتھ نہ ہوگا تو شیطان آکر تباہ کردیگا۔

تلاش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری صدی تک کل اہل اسلام کا یہی مذہب رہا ہے کہ کل نبی فوت ہو گئے ہین چنانچہ صحابہ کرام کا بھی یہی مذہب تھا جب کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی صحابہ کا اجماع ہوا حضرۃ عمرؓ وفات کے منکر تھے اور وہ آپکے زندہ ہی مانتے تھے آخر ابوبکرؓ نے آکر مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کی آیت سنائی تو حضرۃ عمرؓ اور دیگر صحابہ کو آپکی موت کا یقین آیا اور اگر صحابہ کرام کا یہ عقیدہ ہوتا کہ کوئی نبی زندہ ہے تو سب اُٹھکر ابوبکر رضؓ کی خبر لیتے کہ ہمارا عقیدہ مسیح کی نسبت ہے کہ وہ زندہ ہے تو کیسے کہتا ہے کہ سب نبی فوت ہو گئے اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہ ہون اگر بعض مرتے اور بعض زندہ ہوتے تو کسی قسم کا افسوس نہ ہوتا مگر غرباء سے لیکر امیر تک سب مرتے ہین پھر مسیح کو کیسے زندہ مانا جاوے۔ تیسری صدی کے بعد حیات مسیح کا اعتقاد مسلمانون مین شامل ہوا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ نئے نئے عیسائی مسلمان ہو کر ان مین ملتے گئے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ایک نئی قوم کسی مذہب مین داخل ہو تو اپنے مذہب کی رسوم اور بدعات جو وہ ہمراہ لاتی ہے اس کا کچھ حصہ نئے مذہب مین ملجاتا ہے ایسے ہی عیسائی جب مسلمان ہوئے تو یہ خیال ہمراہ لائے اور رفتہ رفتہ وہ مسلمانون مین پختہ ہو گیا۔ ہان جن لوگون نے ہمارا زمانہ نہین پایا نہ اس مسئلہ پر انہون نے بحث کی وہ تلک اُمّۃ قد خلت کے مصداق ہوئے لیکن اب جو ہمارے مقابلہ پر آئے اور اتمام حجت انپر ہوا وہ قابل اعتراض ٹھہر گئے ہین اگر ان لوگون کے اعمال صالحہ ہوتے تو یہ عقیدہ ان مین رواج نہ پاتا جب وہ چھوٹ گئے تو ایسے ایسے عقائد شامل ہو گئے ٭

پس جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ مین ترقی کرے یہ روحانی امور ہین اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے جن لوگون نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہو گا کہ ان کا خدا پر ایمان نہین ہے۔ حدیث شریف مین اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اس کے یہی معنے ہین کہ اس کی بداعمالی نے اس کے سچے اور صحیح عقیدہ پر اثر ڈالکر اُسے ضائع کر دیا ہے ہماری جماعت کو چاہئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجا لاوے اگر اس کی بھی یہی حالت رہی جیسے اورون کی تو پھر امتیاز کیا ہوا اور خدا تعالیٰ کو ان کی رعایت اور حفاظت کی کیا ضرورت۔ خدا تعالیٰ اُسیوقت رعایت کریگا۔ جب تقوےٰ طہارت اور سچی اطاعت سے اُسے خوش کروگے۔ یاد رکھو کہ اس شخص کا کسی سے کچھ رشتہ نہین ہے محض لاف اور یاوہ گوئی سے کوئی بات نہین بنا کرتی۔

سچی اطاعت

ایک موت ہے جو نہین بجا لاتا وہ خدا تعالےٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب ہو تو ناراض ہو گیا مومن کا یہ دستور نہین چاہئے۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالےٰ ہر ایک میدان مین کامیابی دیتا رہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ آوے تو کیا سب جہان موحد نہین ہو سکتا اور خصوصیت کیا رہے گی اسی لئے جو مصیبت مین وفا اور صدق رکھے گا خدا اسی سے خوش ہو گا

نماز۔ دعا۔ اور یقین

نماز۔ ایسے نہ ادا کرو۔ جیسے مرغی دانے کے لئے

ٹھونگ مارنی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اُسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے چاہئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہو گی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاوینگے معرفت بھی ایک نسخہ ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار۔ سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا ایسے ہی جب تم کو معرفت ہو گی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھیگا اور نماز خود دعا ہے نماز کو جسقدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔ معرفت صرف قول سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بڑے بڑے حکیموں نے خدا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ان کی نظر مصنوعات پر رہی اور دعا کی طرف توجہ نہ کی جیسا کہ ہم نے براہین میں ذکر کیا ہے مصنوعات سے تو انسان کو ایک صانع کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ایک فاعل ہونا چاہئے لیکن یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ ہے بھی ہونا چاہئے اور شے ہے اور ہے اور شے ہے۔ اس ہے کا علم سوائے دعا کے نہیں حاصل ہوتا۔ عقل سے کام لینے والے ہے کے علم کو نہیں پا سکتے اس لئے ہے خدا را بخدا توان شناخت لاتدرکہ الابصار کے یہی معنی ہیں کہ وہ صرف عقلوں کے ذریعہ سے شناخت نہیں کیا جا سکتا بلکہ خود جو ذریعے اس نے بتلائے ہیں ان سے ہی اپنے وجود کو شناخت کرواتا ہے اور اس امر کے لئے

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

جیسی اور کوئی دعا نہیں ہے

تزکیہ نفس کی ترکیب

صلاح تقوی۔ نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسیکو احمق کہدینا بھی بڑی غلطی ہے اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اُسے بچا لیوے یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسیکا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سر دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اُسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے

خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند [illegible] نہیں ہوتا اس لئے آخر کار یہ

نقولون ما لا تفعلون کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسیکو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا انکو اس آیت کے نیچے نہ لاتا بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اُسے پاک نکرے جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچی تقوےٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ ہم سے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے۔ جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کرے یا بدبودار شے کو اٹھا کر دور پھینکدے۔ پس کوئی اگر تقوےٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قوےٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطا الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے ہاں جو نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں یورپ ہے۔ تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہئے۔ تدبیر کر کے سوچو اور غور کرو کہ میں کیا شے ہوں فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ ہیں۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعے سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ایکدن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اتر جاوے بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دوگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں۔ چاہئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔

نماز۔ خدا کا حق ہے اُسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو وفا اور صدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے دنیا کو درست کرتی ہے نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے لذات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اُسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔

نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھدی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے ایسے ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے دروازہ بند کر کر کے دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ آئندہ کے سب وعدے اسی سے وابستہ ہیں ان باتوں کو غرض جان کر ہم نے بتلا دیا ہے۔

متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو اگر ایک ہندو سے ہمدردی نکرو گے تو اسلام کے سچے وصایا اُسے کیسے پہونچاؤ گے خدا سب کا رب ہے ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے۔ مال اور دنیا سے دل نہ لگاؤ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تجارۃ وغیرہ چھوڑ دو بلکہ دل با یار اور دست با کار رکھو۔ خدا کاروبار سے نہیں روکتا ہے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم رکھنے سے روکتا ہے اس لئے تم دین کو مقدم رکھو۔

خبرین ہا ہو

لنڈن - ۲ مارچ جنرل کروپاٹکن روسی وزیر جنگ حال سپہ سالار افواج مانچوریا ۱۲ ماہ حال کو سینٹ پیٹرزبرگ سے مانچوریا کو روانہ ہوگا پانچ روسی تار پیڈو کشتیان مصر کے بندر پورٹ سعید سے الجزائرد شمالی افریقہ کے فرنچ مقبوعہ الجیریا کا دارالخلافہ کو روانہ ہوئی ہین افواہ ہی کہ ان کو حکم دیا گیا ہی کہ بحیرۂ روم مین جس قدر تجارتی جہاز گذرین ان کی تلاشی لین کہ کوئی جہاز جاپان کے لئے ممنوع الداخلہ اجناس و اشیاء تو نہین لے جا رہا۔

جاپان نے روسی مراسلات بنام دول مورخہ ۲۳ و ۲۴ فروری کے جوابین شائع کیا ہے کہ روس کی روزافزون جنگی تیاریون کی وجہ سے جاپان پر فوراً جنگی کارروائی شروع کر دینا لازمی ہو گیا تھا - جاپان کے مراسلہ مورخہ ۶ فروری کے یہ الفاظ کہ وہ عملی کارروائی پر مجبور ہوگا صاف دلالت کر رہے تھے کہ ان سے اس کی مراد جنگی کارروائی کی ہی۔

شاہِ جاپان کی محافظ فوج کا ایک ڈویژن اور جنرل سٹاف (اعلیٰ ارکان حرب) جاپان سے جہازون پر سوار ہوکر کوریا کو مغربی ساحل کو گئے ہین امریکہ اور انگلستان باہم مشورہ کر رہے ہین کہ ممنوع الداخلہ اشیاء و اجناس کی متعلق متخاصمین کی کارروائی سے اپنے تجارتی جہازون اور مال کو محفوظ رکھنے کے لیے کیا تدابیر اختیار کی جائین۔

جرمن اخبارات کا بیان ہی کہ جب کوریا اور جاپان مین باہم اتحادی معاہدہ ہو گیا ہے تو روس کا یہ اعتراض فضول ہے کہ جاپان کوریا کی آزادی اور حیاوت مین خلل انداز ہوا ہے۔

مصری حکومت نے اجازت دیدی ہے کہ روسی جنگی جہاز دمتری ڈونسکوی پانچ یوم کے اندر جقدر مرمت کر سکتا ہو سویز کے بندر مین رہکر کر لے۔

پچیس جاپانی فوجی افسر آج لنڈن سے روانہ ہوئے انگریزی پبلک نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ ان کو دواع کیا۔

وزیرستان کی طرف افغانی و انگریزی مشترکہ سرحد کی حد بندی کا کام اڑہائی ماہ کے عرصہ مین بخیریت و عمدگی ختم ہو گیا ہی امیر صاحب کی طرف سے سردار گل محمد خان اور انگریزی حکومت کی طرف سے مسٹر ڈانلڈ ڈپٹی کمشنر اس کام پر مامور ہوئے تھی مسٹر ممدوح کے ساتھ صرف چند سپاہی تھی وزیریون نے کسی قسم کی شرارت نہ کی اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اب ان لوگون پر سرکار انگریزی کی صولت و جبروت کا کافی سکہ بیٹھ گیا ہے

ریلوے کی محافظ فوج - ریلوے لائینون کی حفاظت کے لئے روس نے ایک خاص دستہ فوج کا قائم کر رکھا ہی جو فوج ریزرو سے لی گئی ہی اور سرحدی فوج کہلاتی ہی۔

جاپان کوریا مین بہت سے موقعون پر فوج جمع کر رہا ہی جہان سے پیشقدمی کر کے دریای یالو کے کنارہ پر اسی بنیاد پر حملہ کرنیکا ارادہ ہے۔

روس مانچوریا ریلوے کی حفاظت بڑی احتیاط سے کر رہا ہی ہر ایک میل پر ایک مینار طیار کر کے ۳۰ روسی سوار مامور ہین ؛

جاپانیون کا بیان ہے کہ مانچورین لائن کے پل لنگری پر تین جاپانی افسرون کو پھانسی ملنے کی خبر غلط ہی اس نام کی کوئی افسر صیغہ سٹاف مین نہین ہین۔

بندر نو چنگ واقعہ جنوبی مانچوریا کی امریکن کونسل کو روسی سوار نے چابکون سے مارا اس سے کل کونسلون اور مغربی باشندون مین جوش پھیل گیا ہے روسی حکام نے اس کی معافی طلب کی ہی ؛

موجودہ انگریزی وزرا کی حالت نازک ہوتی جاتی ہی ۲۵ فروری کو پارلیمنٹ مین ایک معاملہ پر رائین لیگئین اگرچہ گورنمنٹ کو حق مین فیصلہ ہوا لیکن صرف ۱۴ رائین زیادہ تہین - (وطن)

نیو یارک کا آبادترین حصہ راچسٹر جل رہا ہی - کئی بڑے بڑے مکانات بارود سے اس لئے اڑائے جا رہے ہین کہ آگ زیادہ نہ پھیلی

مشرق اقصیٰ یعنی روس اور جاپان مین چھڑ چکنے لعد قیاس تو یہ چاہتا تھا کہ بلغاریہ اور مقدونی کچھ عرصہ چپ رہین گی مگر واقعات ان کے برخلاف ہین بلغاریہ اور مقدونیہ پھر شورش پر آمادہ ہوئی ہین اس لئے سلطان روم نے فرامین صادر کئے ہین کہ عساکر علیہ سرحد پر جمع ہو بعض اسلامی اخبارون کی رائے ہی کہ اگر اس وقت بلقان مین جنگ چھڑ جائے تو یقین ہی کہ مثل یونان کی دو تین ہفتون یا زیادہ سے زیادہ دو ماہ مین اس کا خاتمہ ہو جاویگا یونان سے بلغاریہ کی فوجی حیثیت بہت زیادہ ہے لیکن تاہم وہ ٹرکی فوج کا مقابلہ نہین کر سکتا دول یورپ جیسے یونان و روم کی جنگ مین الگ تھلک رہے یا جیسے اس وقت روس جاپان کی جنگ کو مضطر اور ششدر ہو کر دیکھ رہی ہین ویسی ہی اس وقت بھی دنگ رہینگی۔

روس کو - سوشیلزم اور نہیلزم کے خطرات رات دن لگی ہوئی ہین بعض اخبارات کی یہ رائے ہے کہ اب روس کو جنگ مین مصروف دیکھکر اس کے اندرونی دشمنون یعنی باغی رعایا نے اس کو قلع قمع کرنیکی ٹھہرائی ہی اور روس جاپان سے بڑھکر اپنے اندرونی دشمنون سے خائف ہے جو کہ بقول رویٹر بغاوت انگیز اعلان شائع کر رہے ہین ؛

جاپان کی مالی حالت ٹیمس کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہی کہ در اصل جاپان کی موجودہ اور گذشتہ مالی حالتین بہت فرق ہے اس وقت جاپان کی سنٹرل بنک مین ایک سو تیرہ ملین یعنی ایک کروڑ ۱۳ لاکھ پونڈ یا ۱۶ کروڑ ۹۵ لاکھ روپیہ موجود ہے اور اس بنک کو ۳۵ ملین ین کی نوٹ جاری کرنیکا اختیار ہی اور ۵۰ ملین کی … کفالتین غیر ممالک مین گذشتہ سال فروخت کی گئی ہین آئندہ سال کے بجٹ مین اکتالیس ملین ین کی بچت ہی ؛ علاوہ اس کے دیگر کل بنکون مین اس قدر روپیہ موجود ہی کہ وہ اس کا مناسب استعمال نہین کر سکتی۔

جاپانی جنگ کا اثر تجارت پر - جاپان نے تجارت کی بہت ترقی کی ہی اور ہندوستان سے اس کے تجارتی تعلقات دن بدن وابستہ ہوتے جاتے ہین مگر اس جنگ کے چھڑ جانے سے اہل الرائے تجار کی رائے ہی کہ گذشتہ سالون مین روئی جاپان کو زیادہ گئی اور چین سے سوت اور نئیا رمال کی تجارت کم ہو گئی اب چین کے شامل جنگ نہ ہونیکی حالت مین مشینون کو فائدے ہونگی جاپان اپنی ساخت کا سوت چین نہ لیجا سکیگا اور شنگہائی کا مال وہان جاویگا دوسرے بمبئی مین روئی ارزان ہوگی کیونکہ جاپان نہ خریدیگا افیون کی تجارت مین کمی نہ ہوگی کیونکہ ایک مشہور تجربہ کار سوداگر کا قول ہے کہ جنگ ہو یا نہو اہل چین افیون حاصل کرنے مین ہرگز کمی نہ کرینگی۔

بمبئی مین جاپانی لوگ اپنے وطن کی بیواؤن کے لئے فنڈ جمع کر رہی ہین یہ قومی ہمدردی ہے۔

رسید زر

۲۸ جنوری تا ۲۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

اس رسید زر مین صرف اصل قیمت اخبار شامل ہی خرچہ وی پی شامل نہین اور جن اصحاب کی قیمت عہ سے زائد لکھی ہی اس مین سنہ ۱۹۰۳ کا بقیہ حساب بھی شامل ہی اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۴ تک ہی

منشی احمد جان صاحب سنون
محمد علی صاحب ٹھٹھا نوالہ
بابو شہاب الدین صاحب لائل پور
منشی شمس الدین صاحب از جھرد
جناب محمد حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹیالہ
منشی فوجدار صاحب برائے ۶ ماہ
وزیر محمد صاحب امرتسر
رحیم خان صاحب بنگکود
حیات محمد صاحب گلہ مہاران
نور احمد صاحب بستی وریام بابت سال گذشتہ
فتح حسین صاحب کوئٹہ
غلام رسول صاحب دکن
الہ بخش صاحب چک سکندر
گل محمد صاحب بلگام
میر محمد اسمعیل صاحب میڈیکل کلاس لاہور بقیہ سنہ ۱۹۰۳
سلطان خان صاحب بلوارہ
سید محمد قاسم صاحب شاہ جہان پور
…………
ڈاکٹر شاہ میر صاحب دکن
محمد علی خان صاحب راولپنڈی
حکیم خادم علی صاحب پسرور

بابو عبد الرحمن صاحب افریقہ
معہ پسر خود عبد العزیز صاحب لاہور سال گذشتہ و حال
فیاض علی صاحب کپورتھلہ ۶ ماہ
بابو الہ بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر نیروبی افریقہ
شیخ غلام نبی صاحب پنڈی
غلام محمد صاحب وکیل لارکانہ معہ سال گذشتہ
میاں محمد حسین صاحب کلارک لاہور
صدر الدین صاحب
عبد المجید صاحب اٹاوہ
الہ بخش صاحب سروا کئی وزیرستان
راجہ شیر محمد صاحب سری نگر معہ سال گذشتہ
مولوی جلال الدین صاحب پیر کوٹ
جیک کمپنی کلکتہ معرفت مولا بخش صاحب لائل پور
قاضی رکن الدین صاحب ہرچوکی
محمد جعفر خان صاحب از منڈلہ
حافظ احمد صاحب لاہور

چونکہ گذشتہ ہفتہ مین بہت عمدہ عمدہ تقریرین ہوئی تہین اور جو کہ طویل بھی تہین اس لئے اخبار کا قلم باریک رکھا گیا ہی تاکہ باقی آئندہ نہ لکھنا پڑے ؛

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی جس مین ایک کتاب بھی ارسال ہوتی ہے ۴ؕ ہندوستان سے باہر فارن ممالک کے لیے ہے۔ قادیان مین پیشگی قیمت ۳ؕ۔ بیرونجات کے احباب اگر بلاتقاضا قیمت خود ارسال کر دوین تو ...

(۲) بعض احباب ایک دو ماہ پر ادائیگی قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کرواتے ہیں اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کرین گے تو ان کی طرف وی پی ہوگا۔

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت مین کہ اس مقام یا ان کے گرد ونواح مین وہ نمبر پہونچ گیا ہو ان کو چاہئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیدین دیر سے اطلاع دینے مین اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال ہو سکے۔

(۴) تبدیلی پتہ کے لیے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملین بعد ازان بشرط موجودگی فی نمبر ارکے حساب سے دئے جاوین گے۔

(۵) ہر حال مین جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ اگر بعض استفسارات کا جواب نہ ملین تو کارکنان معذور ہیں۔

(۶) خط وکتابت مین چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے اور ۱۹۰۴ء کچھ تغیر وتبدل نمبرون مین ہوا ہے اس لیے اپنے نمبر پر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیوین۔

یورپ مین اسلام

ڈیلی ٹیلیگراف نام ولایتی اخبار لکھتا ہے کہ لارڈ سٹینلی مرحوم کی نسبت یہ معلوم کرکے کہ آپ واقعی مسلمان تھے انگلستان کی پبلک مین آنحضرت صلعم کی تعلیمات کی بارہ مین عجیب حیرانی اور تحسین آمیز دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ چنانچہ لو شیخ الاسلام جزائر برطانیہ (مسٹر عبداللہ کوئیلیم) کو دس ہزار بارہ آخطوط روزانہ انگریزون کی طرف سے موصول ہو رہے ہین۔ جو ممکن ہے کہ عنقریب سب باسلام ہو جائین ان مشتاقان اسلام تمام پیشہ ور تاجر۔ اور صناع لوگ شامل ہین جو سب کو سب برطانی النسل ہین یہ حیرانی اور دلچسپی اسلام کی پاک تعلیمات اور آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات کی نسبت ایسی اسوقت اور بھی بڑھیگی۔ جبکہ اہل یورپ کو خدا تعالے وہ نظر بصیرت عطا فرمادیگا۔ جس سے آنحضرت صلعم یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کو شناخت کرینگے اور آپکے پاک تاثیرات ان مین نفخ روح کرکے ان کو باذن اللہ طیر بنادینگی۔ موجودہ ترقی اسلام کی جو یورپ مین ہو رہی ہے وہ بھی حضرت مسیح موعود ہی کی آثار اور برکات مین سے ہے اور جو لوگ انگلستان مین ...... ابتک دین اسلام قبول کر چکے ہین انمین ایک صاحب ایسے ہی ہین۔ جو کسی وقت عیسی پادری تھے آپ آکسفورڈ یونیورسٹی کے گریجوایٹ (بی۔ اے) ہین۔ تین مشاق واعظ۔ دو ڈاکٹر اور ایک شمالی لنڈن کے میر مسٹر صاحب بلحاظ انکے سابقہ عقائد عیسی کوان مین کئی انگلیکن ہین۔ کئی کیتھولک کئی میتھوڈسٹ کئی یونیٹیرین (موحد عیسائی) اسکی سٹیچولسٹ وغیرہ۔ بعض ایسے ہی ہین۔ جو پہلی دہریئے تھے مگر الحمد للہ کہ وہ سب ملت اسلام سے مالا مال ہوگئے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

بقایا دارانکو اطلاع

جن اصحاب کا سال ماہ مارچ واپریل مین ختم ہوتا ہے انکی خدمت مین وی پی ارسال ہو رہی ہین۔ مہربانی فرما کر وصول فرمالیوین۔

شکریہ

جن اصحاب نے اپنے چندے خود دفتر البدر مین ارسال کر دئے ہین کارخانہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر)

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نورحت بی بی بنت منشی جلال الدین صاحب مرحوم۔ بلانی
جیون خان۔ سارنگپور چال ہے ہوشیارپور گڑھ شنکر
میان احمد صاحب
مسماۃ مینا بیوہ امام الدین صاحب
عبدالکریم صاحب — ڈنگہ / گوجرانوالہ
مستری کرم دین — میانی / اصدر بازار
اہلیہ زبردست خان — نوشہرہ / کمیٹی کالام
اہلیہ مہر دل خان — مردان
محمد سیف اللہ
محمد نصیر اللہ
عبدالقادر کلارک ۱۱۲ انفنٹری چھاونی ڈلہیہ
کاٹھیاوار
چانن شاہ صاحب — ماہلپور / ہوشیارپور
غلام نبی مدرس دوم مدرسہ چانن شاہ — زیران
عبدالغفور کنسٹیبل ۲۵ دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس پٹیالہ ساکن سنور
امام الدین صاحب پٹواری نہر — بھدوڑ / پٹیالہ
میان محمد عبداللہ صاحب قریشی — شہر / ڈیرہ اسمٰعیل خان
میران بخش صاحب — محلہ کشمیری / سیالکوٹ

فتح محمد رنگریز — محلہ کشمیری / سیالکوٹ
میان الہ دتا صاحب — // / //
میران بخش صاحب — // / //
نور محمد صاحب — بگہ
محمد شفیع صاحب — محلہ موری دروازہ (الہسپرو)
فضل الہی صاحب — زیرہ محلہ کمبوان / فیروزپور
مضلدین صاحب — محلہ سیدان / سیالکوٹ
میان عمر الدین صاحب — //
بیگم بی بی زوجہ الہ دین — //
نثر محمد برادر منشی ہدایت اللہ صاحب — گادہ / انارکلی لاہور
محمد بخش صاحب — سیالکوٹ
لواب دین صاحب — بن باجوہ
سید مصطفے حسین صاحب — منتعلم جاگیر / شہر جہانسی
محمد حسن (اعظم گڑھی) طالبعلم۔ ایف۔ اے کلاس
پریسیڈنسی کالج پراج موہن بوس لیس کلکتہ
غلام امام صاحب — صدر بازار متعلم کرکٹ سیالکوٹ
اصغر علی صاحب — کامون کے
حبیب اللہ صاحب پراچہ — بہرہ / محلہ بہراچگان

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور جب کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان مین درج ہین ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بیند کہکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والونے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان و زمین کو قلابے ملا دئے ہین اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھی اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین۔ قیمت عہ

شہادۂ آسمانی حصہ اول و دوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس مین دئے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۸ر

سر مکتوم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نہایت گرم حرف لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنے کا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیا نوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کردس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لیکچر کا ترجمہ

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ا ر

الہامی دعا ۔ ربک کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔ ر (محصولڈاک بذمہ خریدار)

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ۔ ر الیضاً

نظم برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ ″ ″ ″ ″

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلی قسم ارفی تولہ اوسط قسم تاجرون کو

سر الشہادتین ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قوی مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کا اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو ضرور آرام ہو جاتا ہے کھانی اور ناک مین ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید بخارون اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہو چکا ہے

روغن بہرہ پن ۔ بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی عہ

دردسر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت دیتی ہے ۱۲۰ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلی درجہ مقوی البصر۔ دہند نجار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا بہتا اور علاج اعلی درجے کے اطباء کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱۲ر

مصفی خون گولیان خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہین ۴۰ گولی ۱۲ر

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان مین رو ہی کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی ۱۲ر

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو لطف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ۔ شیرین زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۱ر کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے۔ باجلد ۷ر مجلد ۸ر پارہ الم کی قیمت ۸ر پارہ عم ۲ر ۱ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہیئے نہ کہ دفتر البدر مین

نیو فیشن کے سٹ ۔ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ عمر بھر مین ایک دفعہ کافی ہین۔ نمبر ا۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۳ر نمبر ۲۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۷ر نمبر ۳۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ر نمبر ۴۔ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ر خط آنے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔

پتہ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ڈوپٹے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا۔ المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالہ متصل کتاب گھر کوہ منصوری

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا۔ دوائی یونانی و انگریزی و مصری ٹوپی و لنگی ہر قسم کی ... سوتی و اونی۔ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر قسم کی۔ گیلس یعنی پٹی۔ کمربند۔ سواران و سپاہیانہ و پاجامہ ہر طرح کا۔ جوتے خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور تشوز دیسی و انگریزی اور پنجابی و لدھیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلوبند ہر قسم کے خورد و کلان قشانہ مردانہ و زنانہ لکڑی کی اور سینگ کی ہر قسم قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلان۔ تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی۔ قینچی ولایتی و دیسی ہر قسم کی۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجا پیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع انوار الاسلام قادیان مین ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے